پروفیسر فدا محمد خان حسنین

سرکردہ ریسرچ سکالر، مورّخ اور قلمکار پروفیسر فدا محمد خان حسنین ۱۹۴۲ء کو سرینگر میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد راجہ دین محمد خان اور والدہ سیدہ بیگم نون درس و تدریس کے پیشے کے ساتھ وابستہ تھے۔ اُن کے دادا راجہ محمد علی خان کھوکھر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانے میں سیال کوٹ سے کشمیر ہجرت کر گئے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کرنے کے بعد اُنہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم اے اور ایل ایل بی کیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے کلکتہ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی اور دہلی سے ڈِی لٹ مکمل کیا۔ پروفیسر فدا محمد خان حسنین کئی برس محکمۂ اعلیٰ تعلیم کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس کے بعد وہ ریاستی حکومت میں بعض اہم محکموں کے سربراہ رہے جن میں محکمہ آرکائیوز، سٹیٹ گیزٹیئر اور ڈائریکٹر ریکارڈس وغیرہ شامل ہیں۔ ہوش سنبھالتے ہی اُنہوں نے کشمیر کی تواریخ کے مختلف گوشوں سے دلچسپی لینا شروع کیا۔ موضوع کے مختلف گوشنوں پر وقتاً فوقتاً اُن کی تحریریں منظرِ عام پر آنا شروع ہوگئیں۔ اب تک اُن کی پچاس سے زائد کتابیں چھپ چکی ہیں۔ پنڈت رام چندر کاک کے بعد وہ پہلے کشمیری ہیں جن کی کتابیں برطانیہ کے پبلشروں نے شائع کیں۔ وہ پہلے کشمیری ہیں جن کی کتابیں سپینی زبان میں ترجمہ ہوچکی ہیں۔ اُن کی بعض کتابوں کا اطالوی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ روسی زبان میں بھی اُن کی کئی کتابیں ماسکو سے شائع ہو چکی ہیں۔ وہ کشمیر بُدھ ازم، کشمیر میں یہودیوں کی آمد، کشمیر کی تاریخ کے ابتدائی نقوش اور اس سے منسلک گوشوں پر پوری مہارت رکھتے ہیں اور اُن کی رائے کو معتبر تسلیم کیا جاتا ہے۔ پروفیسر فدا محمد خان حسنین نے دُنیا کے مختلف علاقوں میں منعقدہ کانفرنسوں اور سیمناروں میں شرکت کر کے تاریخ کشمیر کے مختلف گوشوں کو اُجاگر کر کے اپنی مہارت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ جن شہروں میں اُنہوں نے توسیعی خطبے دیئے ہیں اُن میں ملبورن، کولالمپور، بینکاک، ہانگ کانگ، ٹوکیو، اوساکا، تاشقند، ماسکو، وارسا، برلن، مچھگن، فرینکفرٹ، کیمبرج، بیڈفورڈ، گلاسکو، روم، استنبل، مکہ اور مدینہ شامل ہیں۔ اُنہوں نے نہ صرف کشمیر کی تاریخ پر خامہ فرسائی کی ہے بلکہ کشمیر کے فنون اور ہنر، انسائیکلو پیڈیا آف کشمیر، ایران میں اسلامی انقلاب اور دیگر موضوعات شامل ہیں۔ پروفیسر فدا محمد خان حسنین کو بین الاقوامی سطح پر متعدد اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ اُنہیں ریاستی حکومت کے سٹیٹ ایوارڈ سے بھی نوازا جا چکا ہے۔ پروفیسر موصوف پیرانہ سالی اور ناسازیٔ صحت کے باوجود اس وقت بھی تصنیف و تالیف میں مگن ہیں اور کشمیر کے حوالے سے اُن کی کتابیں وقتاً فوقتاً منصۂ شہود پر آتی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کے مضامین اور مقالے مختلف رسائل اور اخباروں کی زینت بھی بنتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

کرشنا کماری

سرکردہ لوک گائیکا کرشنا کماری جموں میں ۱۹۴۹ء کو پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اُنہوں نے کلا کیندر چندی گڈھ سے موسیقی کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اُستاد جھنڈے خان اور فیروز مائش سے کلاسیکی موسیقی کی تربیت حاصل کی۔ آپ اے آئی آر اور دوردرشن کی تسلیم شدہ اے گریڈ آرٹسٹ ہیں۔ کرشنا کماری کی مہارت کا شعبہ لوک موسیقی خصوصاً ''بھاکاں'' ہے۔ اگرچہ یہ بہت ہی مشکل فن ہے لیکن کرشنا کماری نے اس پر انمٹ چھاپ چھوڑی ہے۔ کرشنا کماری نے ملک کی مختلف ریاستوں کا دورہ کر کے وہاں لوک موسیقی کی صنف بھاکاں کے انمٹ نقوش رقم کئے ہیں۔ کرشنا کماری نے بطور فنکارہ مختلف ممالک سے بھی داد و تحسین حاصل کی ہے۔ فرانس کی راجدھانی پیرس میں منعقدہ انڈین فیسٹول کے دوران آپ نے اپنے فن کا مظاہرہ کر کے لوک گائیکی کی تاریخ میں کئی نئے باب رقم کئے۔ کرشنا کماری نے سنگیت ناٹک اکاڈمی، نئی دہلی کی طرف سے منعقدہ کئی پروگراموں میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا ہے اور لوک گائیکی کے شعبے میں اُن کی مہارت کا اعتراف سبھی حلقے کرتے ہیں۔ اُنہوں نے نئی دہلی میں منعقدہ ایک پروگرام میں اُس وقت کے صدر جمہوریہ گیانی ذیل سنگھ نے اُن کو انعام سے نوازا۔ دوردرشن اور ریڈیو پر کرشنا کماری لوک موسیقی پر مبنی پروگرام پیش کرتی رہتی ہیں اور یوں وہ بھاکاں کی صنف کی خاص طور سے پیروی کرتی ہے۔ سرکردہ فلمساز نے ''بھاکاں'' پر جو دستاویزی فلم بنائی اُس میں کرشنا کماری نے اس صنف کے مختلف رنگ پیش کئے ہیں۔ وید راہی کی دیگر کئی فلموں جیسے ''آلی'' اور ''ہمت'' میں بھی کرشنا کماری نے لوک گائیکی کے انمٹ نقوش رقم کئے ہیں۔ کرشنا کماری پنجابی لوک گائیکی پر بھی کمال حاصل ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں پنجابی لوک گائیکی سے بھی شائقین کو محظوظ کیا ہے۔ ڈوگری، ہندی اور پنجابی کے علاوہ آپ اردو گائیکی میں بھی مہارت رکھتی ہیں اور اردو غزلوں پر مبنی کئی پروگرام پیش کر کے داد و تحسین حاصل کی ہے۔ کرشنا کماری اس وقت بھی ڈوگری لوک سنگیت خصوصاً بھاکاں کو مقبولِ عام بنانے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کئے ہوئے ہے۔

☆☆☆

صونم سکلزن

مٹی کی مجسمہ سازی اور کپڑوں پر مصوری (تھنکہ) لداخ کا ایک قدیم اور روایتی فن رہا ہے جس کی زمانۂ قدیم سے پوری دُنیا میں دھوم ہے۔ لداخ نے اس فن میں بعض نامی گرامی فنکار پیدا کئے ہیں جو خطے کی فنی روایات کی تواریخ کا حصہ رہے ہیں۔ ان میں ایک بڑا، معتبر اور مستند نام پدم شری صونم سکلزن کا ہے جو ان روایات کو بحسن و خوبی آگے بڑھا رہے ہیں۔ صونم سکلزن ۱۹۵۰ء میں وانلا لیہہ لداخ میں پیدا ہوئے۔ اُن کے گھر میں مجسمہ سازی اور تھنکہ بنانے کی موروثی روایات تھیں۔ اُنہوں نے ان فنون کی ابتدائی تربیت اپنے والد پھونسگ شیرب سے حاصل کی۔ اس فن کی مزید تربیت اُنہوں نے اپنے چاچا سے حاصل کی جو کہ ایک لاما تھے۔ تربیت کا یہ سلسلہ قریب دو دہائیوں تک جاری رہا اور اُنہوں نے قدیم اور جدید روایات کے امتزاج سے اس فن میں بعض نئے معیار قائم کئے۔ اسی دوران ریاستی محکمہ ہینڈی کرافٹس میں آپ کا تقرر ہوا اور آپ نے سینکڑوں طالبانِ فن کو مجسمہ سازی کے فن کی تربیت دی۔ یوں اس قدیم فن کو آگے بڑھانے میں آپ نے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ صونم سکلزن کو ۱۹۷۸ء میں اُس وقت کے صدرِ جمہوریہ نیلم سنجیوا ریڈی نے مٹی کی مجسمہ سازی کے لئے قومی ایوارڈ سے نوازا۔ ۱۹۹۷ء میں منسٹری آف ٹیکسٹائلز کی جشنِ زریں تقریبات کے موقع پر آپ کو گولڈن جوبلی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ۱۹۹۸ء میں اُن کو مہاراشٹر کے وزیرِ اعلیٰ کی طرف سے اپنا اُتسو ایوارڈ دیا گیا۔ ۱۹۹۸ء میں اُنہیں بھارت ایکسلنسی ایوارڈ دیا گیا۔ ۱۹۹۶ء میں نئی دہلی میں منعقدہ جشنِ کشمیر میں اُنہوں نے خصوصی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ۱۹۹۵ء میں انہیں لداخ خود اختیاراتی کونسل کی طرف سے سِلور جوبلی ایوارڈ دیا گیا۔ ۱۹۹۷ء میں انہیں لداخ بُدھسٹ ایسوسی ایشن نے ایوارڈ سے نوازا۔ ۱۹۹۷ء میں انہیں ریاستی کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس سے قبل ۱۹۷۷ء میں ریاست کے چیف ڈیزائنر کی طرف سے خصوصی ایوارڈ دیا گیا۔ ۱۹۹۶ء میں انہیں دوردرشن کیندر لیہہ نے اپنے ایوارڈ سے نوازا۔ ۱۹۹۶ء میں انہیں لیہہ کی ضلع انتظامیہ نے اُنہیں ایوارڈ سے سرفراز کیا۔ ۲۰۰۲ء میں بھارت مانا کلکتہ انٹرنیشنل ایوارڈ دیا گیا۔ ۲۰۰۷ء میں اُنہیں بھارت سرکار کی طرف سے پدم شری دیا گیا۔ گزشتہ نصف صدی سے صونم سکلزن مٹی کی مجسمہ سازی کے فن کو آگے بڑھا رہے ہیں اور اُن کے مجسمے لداخ کے گمنپوں کی شان بڑھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کے شہکار نجی کلیکشن میں بھی موجود ہیں۔

☆☆☆

''کاشُر شاعری تہٕ جمالیات'' کے موضوع پر دو روزہ سمینار

سرکردہ ادیبوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، بحث و تمحیص بھی ہوئی

سرینگر/ساہتیہ اکیڈیمی نئی دہلی کی طرف سے ۷ ر اور ۸ ر جون کو کشمیر یونیورسٹی میں دو روزہ سمینار کا اہتمام کیا گیا۔ ''کاشُر شاعری تہٕ جمالیات'' کے عنوان سے منعقدہ اس سمینار میں کشمیری زبان کے مقتدر ادیبوں اور قلمکاروں نے اپنے مقالے پیش کئے، بحث و مباحثہ ہوا اور سمینار کے اختتام پر ریاستی کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے ایک مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔ سمینار کا افتتاح ۷ ر جون کو کیا گیا جس میں ساہتیہ اکیڈیمی کے سیکریٹری کے سری نواس راؤ نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔ افتتاحی خطبہ کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اے ایم شاہ نے پیش کیا جبکہ کلیدی خطبہ ڈاکٹر عزیز حاجنی کی طرف سے پیش کیا گیا۔ افتتاحی سیشن کی صدارت پروفیسر رحمٰن راہی نے کی جبکہ کشمیری مشاورتی بورڈ ساہتیہ اکیڈیمی کے کنوینئر پروفیسر محمد زمان آزردہ نے شکریہ کی تحریک پیش کی۔ سمینار کا پہلا سیشن ۸ ر جون کو منعقد کیا گیا جس کی صدارت غلام نبی گوہر نے کی۔ اس سیشن میں ستیش ومل، اقبال نازکی اور پروفیسر مرغوب بانہالی نے اپنے مقالات پیش کئے۔ دوسری نشست کی صدارت پروفیسر شاد رمضان نے کی۔ اس میں ولی محمد اسیر کشتواڑی نے چناب ویلی کی شاعری میں جمالیات، غلام نبی آتش نے کاشُر وَنہٕ وُن میں جمالیات، ڈاکٹر محفوظہ جان نے مثنوی میں جمالیات اور پروفیسر بشر بشیر نے شیخ العالم کی شاعری میں جمالیات کے عنوان سے اپنے مقالات پیش کئے۔ سمینار کے تیسرے سیشن کی صدارت پروفیسر مجروح رشید نے کی۔ اس سیشن میں پروفیسر فاروق فیاض نے فاضل کاشمیری کی شاعری میں جمالیات، رنجور تلگامی نے کشمیری صوفی شاعری میں جمالیات، ضمیر انصاری نے کشمیری مرثیہ میں جمالیات کے عنوانات پر اپنے مقالات پیش کئے۔ سمینار کے چوتھے سیشن کی صدارت پروفیسر محمد زمان آزردہ نے کی۔ اس سیشن میں پروفیسر شاد رمضان نے شش رنگ میں جمالیات کے عنوان سے اپنا مقالہ پیش کیا۔ سیشن کے اختتام پر پروگرام آفیسر ساہتیہ اکیڈیمی مشتاق صدف نے شکریہ کی تحریک پیش کی۔ سمینار کے اختتام پر ریاستی کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے ایک مشاعرے کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت غلام محمد غمگین نے کی۔ مشاعرے میں پروفیسر رحمٰن راہی، پروفیسر محمد زمان آزردہ، پروفیسر شاد رمضان، ظریف احمد ظریف، بشیر عارف، رفیق راز، علی شیدا، عبدالاحد فرہاد، فیاض تلگامی، شاہد دلنوی، شاہدہ شبنم، سمیرا بانو، رنجور تلگامی، شہباز ہاکباری، عبدالرشید شاد، وجے ساقی اور ڈاکٹر درخشاں اندرابی نے اپنا کلام پیش کیا۔

ڈورو شاہ آباد میں یومِ رسول میر منایا گیا

کشمیری کے روایت ساز سخنور کو شایانِ شان خراجِ تحسین پیش

ڈورو/کشمیری زبان کے مایہ ناز شاعر رسول میر کی یاد میں اُن کے آبائی گاؤں ڈورو شاہ آباد میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب ۲۱ ر جون کو منعقد ہوئی جس میں سرکردہ فنکاروں نے کلامِ رسول میر پیش کر کے کشمیر کے اس مایہ ناز اور روایت ساز شاعر کو اپنا خراجِ تحسین پیش کیا۔ تقریب کا افتتاح ریاست کے وزیر سیاحت غلام احمد میر اور اعلیٰ تعلیم کے وزیر محمد اکبر لون نے کیا۔ اس سے قبل رسول میر کے مرقد پر اُن کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ افتتاحی تقریب پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وزیر سیاحت غلام احمد میر نے کہا کہ رسول میر کشمیر کے ایک ایسے شاعر تھے جو دُنیائے کے ادبی اور ثقافتی حلقوں میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ رسول میر نے کشمیری شاعری میں جو روایت قائم کی تھی اگرچہ اس کا تتبع کرنے کی بہت ساری کوششیں کی گئیں لیکن خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوسکی۔ رسول میر نے غزل کو کشمیری شاعری سے متعارف کرایا جس سے اس کا دامن وسیع ہوگیا۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر محمد اکبر لون نے بھی اپنی تقریر میں رسول میر کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ تقریب میں ادیبوں، ادب نوازوں اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔ اس موقعے پر فنکاروں نے کلامِ رسول میر پیش کر کے تقریب کو یادگاری بنادیا۔ ان فنکاروں میں عبدالرشید حافظ، غلام حسن، نیشنل بھانڈ تھیٹر سے وابستہ فنکار شامل تھے۔

☆☆☆

لیہہ میں دریائے سندھ کے کنارے تین روزہ سندھو درشن میلہ

رنگارنگ ثقافتی پروگرام پیش کئے گئے، سرکردہ شخصیات کی شرکت

لیہہ/روایتی سندھو درشن میلہ ۱۳ ر جون کو دریائے سندھ کے کنارے شئے منلا سندھو گھاٹ پر منعقد ہوا۔ تین روز تک جاری رہنے والے اس میلے میں لوک فنکاروں، شائقینِ فن اور عام لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے حصہ لیا۔ افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی شہری ترقی کے وزیر نوانگ رگزن جورا تھے جبکہ چیک جمہوریہ کے ہندوستان میں سفیر ملوسلو ژاسک مہمانِ ذی وقار تھے۔ اپنی افتتاحی تقریر میں نوانگ رگزن جورا نے کہا کہ ہر سال دریائے سندھ کے گھاٹ پر اس میلے کا انعقاد ہماری شاندار ثقافتی روایت ہے اور اس کے کناروں پر نہایت ہی قدیم تہذیبیں پھلی پھولی ہیں جو مشہورِ عالم ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم ان روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس موقعے پر لداخ میں سیاحوں کی آمد کے بارے میں اُنہوں نے بتایا کہ لداخ کی منفرد ثقافت اور یہاں کے قدرتی مناظر کا لطف اُٹھانے کے لئے سیاحوں کی بھاری تعداد ہر سال آتی ہے جس سے ہماری معیشت کو کافی سہارا ملتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ سندھو درشن میلے کی بدولت ملکی اور غیر ملکی سیاحون کی بھاری تعداد یہاں آتی ہے۔ اس موقعے پر لداخ خود اختیاراتی کونسل کے چیف ایگزیکٹیو کونسلر رگزن سپلباز نے کہا کہ سندھو درشن میلہ باہمی اُخوت اور رواداری کی ایک مثال ہے اور اس سے پوری دُنیا کو پُر امن بقائے باہم کا سبق حاصل ہوتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہندوستان کا نام ہی اس دریا کی مناسبت سے پڑا ہے لہٰذا اس کی بڑی تواریخی اور ثقافتی اہمیت ہے۔ اس موقعے پر ایگزیکٹیو کونسلر محمد شفیع لسو، لیہہ کی ڈپٹی کمشنر سمرن دیپ سنگھ، عزت مآب ٹولدن رمپوچے، سابق مرکزی وزیر پی نمگیال، قانون سازیہ کے رُکن نربو گیلسن، مذہبی، سیاسی اور سماجی شخصیات موجود تھیں۔ فیسٹول کے تینوں روز ثقافتی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا جن کا مشاہدہ سیاحوں کی بھاری تعداد کے ساتھ ساتھ مقامی لوگوں نے بھی کیا۔

☆☆☆

وہاب پرے حاجنی صد سالہ تقریبات

باضابطہ طور افتتاح کر دیا گیا

حاجن/کشمیری زبان کے بلند پایہ شاعر وہاب پرے حاجنی کی جنم صدی تقریبات کے سلسلے میں حلقۂ ادب سوناواری کی طرف سے گرلز ہائی سکول حاجن میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں علاقے بھر کے ادیبوں، ادب نوازوں اور طلبہ کی بھاری تعداد نے حصہ لیا۔ تقریب کا افتتاح کرتے ہوئے صدر حلقۂ ادب حاجن سوناواری کے صدر محمد احسن احسن کے پورے سال جاری رہنے والی تقریبات کی تفصیلات پیش کیں جس کے تحت وادی بھر میں ادبی تقریبات کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ وہ سکولوں میں کوئز مقابلوں اور طرحی مشاعروں کا بھی اہتمام کیا جائے گا تاکہ مرحوم شاعر کو شایانِ شان خراجِ عقیدت پیش کیا جا سکے۔ ☆

ریاست میں قومی اردو کونسل کی سرگرمیاں

چار روزہ تربیتی ورکشاپ منعقد کیا گیا

سرینگر/ریاست میں اُردو کے فروغ کے لئے جڑی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی طرف سے ایس پی کالج سرینگر میں ۴ ر جون سے چار روزہ تربیتی پروگرام برائے فیکلٹی آف کمپیوٹر ایپلی کیشنز، بزنس اکاونٹنگ اور ملٹی لنگول ڈی ٹی پی کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی کورس میں جموں و کشمیر اور ہماچل پردیش کے ۶۰ ر مراکز کے اساتذہ نے حصہ لیا۔ کونسل کے اہتمام سے منعقدہ یہ پروگرام پروفیسر انور عالم پاشا کی صدارت میں ہوا جس کا افتتاح ایس پی کالج کے پرنسپل یاسین احمد نے کیا۔ پروگرام میں یونیورسٹی آف کشمیر سے غلام حسن میر، ڈائریکٹر ڈی ڈی ایل ریاض احمد سپلو منیجر پروٹوکول اور غلام نبی خیال نے شرکت کی۔

☆☆☆